Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۵ر وفا ر جولائی ۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آجکل اسلام آباد میں قیام فرما ہیں ۔ حضور کی صحت کے بارے میں جناب امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی خدمت میں آمدہ کل رات ۹ بجے کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت اچھی ہے الحمد للہ"

احباب کرام التزام سے حضور انور کی صحت وتندرستی اور خیر وعافیت کے لیے دعائیں جاری رکھیں ۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے حضور انور کو ہمیشہ ہی خوش وخرم اور صحت مند رکھے

باقی صفحہ پر

قبولیتِ دعا کے دروازوں سے زیادہ سے زیادہ داخل ہونے کی کوشش کریں

ماہِ صیام کی اہمیت کے بارے میں سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات:

"اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ اس ماہ میں اگر رمضان کی عبادات کو ان کی شرائط کے ساتھ پورا کرو گے تو تمہارے لیے قبولیت کے دروازے دوسرے دنوں کی نسبت اس مہینے میں زیادہ کھول دیئے جائیں گے ۔ پس احباب کو چاہیئے کہ وہ قبولیت دعا کے ان دروازوں سے زیادہ سے زیادہ داخل ہونے کی کوشش کریں اور اپنی ہر ذمہ داری کے متعلق یعنی ایک احمدی پر جو ذمہ داریاں ڈالی گئی ہیں ان میں سے ہر ذمہ داری کے متعلق خدا کے حضور عاجزانہ جھک کر یہ کہیں کہ ذمہ داری تو نے ڈال دی اور کندھے ہمارے کمزور ہیں مگر تیری طاقتیں اور قدرتیں تو کمزور نہیں ۔ پس یہ دعا کرتے رہو کہ اے خدا! ہمارے کندھوں کو اپنے متصرفانہ قدرت کا سہارا دے ۔ تاکہ ہم اس بوجھ کو اٹھا سکیں اور تیری خوشنودی کو حاصل کر سکیں ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رحمت اور رضا سے وافر حصہ عطا فرمائے!"

(الفضل ۲۱ر اکتوبر ۱۹۷۳ء)

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۳۵/۷۰ ، نمبر ۱۶۳ ۔ ہفتہ ۱۴ر رمضان المبارک ۱۴۰۱ھ ہجری ، ۱۸ر وفا ۱۳۶۰ ہش ۔ ۱۸ر جولائی ۱۹۸۱ء

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴ ۔ ٹیلیفون: ۴۴۹ قیمت ۔ ۵۵ پیسے

نائیجیریا میں احمدیہ سیکنڈری سکول کے لئے ۱۴۰ ۔ ایکڑ زمین کا انتظام

مکرم عبدالحی صاحب طاہر پرنسپل احمدیہ کمیونٹی سیکنڈری سکول اونڈا (نائیجیریا) نے یہ خوشکن اطلاع دی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے حکومت نائیجیریا کی پلیٹو سٹیٹ کے علاقے اونڈا میں واقع سکول کی عمارت تعمیر کرنے کے لیے حکومت نے ایک سو چالیس ایکڑ زمین الاٹ کر دی ہے ۔ الحمد للہ ۔ ثم الحمد للہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حکومت کی طرف سے سرٹیفکیٹ بھی مل گیا ہے اور اب انشاء اللہ تعمیر کا کام جلد شروع ہو جائیگا ۔

یاد رہے کہ حکومت نائیجیریا نے گذشتہ سال جماعت احمدیہ کو پانچ سیکنڈری سکول کھولنے کی از خود اجازت دی تھی ۔ ان میں سے دو سکول اونڈا اور آرا میں حضور ایدہ اللہ کے ارشاد کے ماتحت کھولے جا چکے ہیں اور ان میں تدریس کا کام شروع ہو چکا ہے ۔

مکرم پرنسپل صاحب احباب جماعت سے درخواست کرتے ہیں کہ سکول کی بلڈنگ کی تعمیر کے لیے پیش آمدہ مشکلات کے دور ہونے کے لیے دعا فرمائیں تاکہ جماعت احمدیہ تعلیمی اور مذہبی میدان میں اہلِ نائیجیریا کی بدستور خدمات انجام دیتی رہے ۔

"سائنس کی رفتار کا ساتھ نہ دیا تو اپنے فرائض سے پہلوتہی ہوگی" حضور ایدہ اللہ

دنیا کا تقاضا ہے کہ اسے ایک ہی مذہب یا جائے اور یہ صرف اسلام ہی ہو سکتا ہے

جرمنی مشن میں ٹیلیکس کی تنصیب کے موقع پر سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ اگر ہم نے سائنسی ترقی کی رفتار کا ساتھ نہ دیا تو ہم اپنے فرائض سے پہلوتہی کرنے والے ہونگے ۔ حضور نے فرمایا ہے کہ سائنس اور مذہب میں کوئی تضاد نہیں اور یہ بات صرف اسلام ہی نے ہمیں بتائی ہے ۔

حضور انور نے ان گرانقدر خیالات کا اظہار اس پیغام میں کیا ہے جو جرمنی مشن میں ٹیلیکس کی تنصیب کے موقع پر بھیجا گیا ہے اس مشن میں ٹیلیکس کی تنصیب کے بعد یہ پہلا پیغام تھا جو اس ٹیلیکس مشین پر وصول کیا گیا ہے ۔ حضور انور نے ٹیلیکس مشین کی تنصیب پر خوشی کا اظہار فرمایا ۔ حضور انور کے پیغام کا مکمل متن درج ذیل ہے ۔

"مجھے یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی ہے کہ آپ کے مشن میں ٹیلیکس نصب کی گئی ہے ۔ خدا تعالیٰ اس کو مختلف ممالک کے احمدیوں کو آپس میں قریب تر کرنے کا موجب بنائے آمین ۔

اسلام میں دیگر مذاہب کے مقابلے میں سائنس اور مذہب میں کوئی تضاد نہیں ۔ اگر ایک خدا کے الفاظ ہیں تو دوسری چیز اس کے افعال ہیں اور ان میں آپس میں کوئی تضاد نہیں نئی نئی سائنسی اور تکنیکی ایجادات کے نتیجہ میں دنیا ایک ملت بنتی جا رہی ہے ۔ اس کا تقاضا ہے کہ اس کو ایک ہی مذہب کی برکات ملیں اور ساری انسانیت کے لیے ایک ہی طریق زندگی میسر آئے اور ہمارا اعتقاد ہے کہ یہ صرف اسلام ہی دے سکتا ہے ۔

اگر ہم نے سائنسی ترقی کی رفتار کا ساتھ نہ دیا تو ہم اپنے فرائض سے پہلوتہی کرنے کے مجرم ہونگے ۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنی پوری توانائیاں خدا تعالیٰ کے ان مظاہر کو سمجھنے میں صرف کر دیں جو کہ قدرت کی شکل میں ہر طرف بکھرے پڑے ہیں ۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنی پوری کوششیں امن اور پیار کے پیغام یعنی اسلام کی دنیا بھر میں تبلیغ و اشاعت میں صرف کر دیں ۔ کیونکہ آج کی تھکی ماندی دنیا کے لیے بچاؤ کا صرف یہی ایک راستہ ہے ۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری کوششوں میں برکات ڈالے ہمیں توفیق اور ہمت دے کہ ہم اس کے راستے پر چلنے کے لیے تمام قربانیاں دینے والے ہوں ۔ آمین ۔

بحوالہ احمدیہ بلیٹن لندن مئی جون ۱۹۸۱ء

پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: سید عبدالحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۵ر رمضان المبارک ۱۴۰۱ھ
۱۸ر وفا ۱۳۶۰ ہش

نسل در نسل نیکی کا تسلسل قائم رکھنے کی تاکیدی ہدایت

قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کی نجات کے لئے اس کا تقوے کی راہ پر گامزن ہو کر نیک اعمال بجا لانا ہی کافی نہیں ہے بلکہ ضروری ہے کہ وہ اپنی اولاد میں نیکی اور تقوے کی ایسی بنیاد قائم کرے کہ جس کی وجہ سے ہر آنے والی نسل نیکی اور تقوے کی راہ پر گامزن ہوتی چلی جائے۔ اسلام نے ہر انسان کو اپنے سے پہلی نسل اور اس کے بعد آنے والی نسل سے اس طرح مربوط کیا ہے جس طرح زنجیر کی کڑیاں ایک دوسرے کے ساتھ مربوط ہوتی ہیں اور انکا یہ باہمی ربط ہی اسکے زنجیر کی شکل اختیار کرنیکا اصل موجب ہوتا ہے۔

اللہ تعالےٰ نے ہر مسلمان کا یہ فرض قرار دیا ہے کہ اوّل وہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ ساتھ اپنے والدین کا شکر گزار رہے کہ انہوں نے اسکی پرورش اور تربیت کی اور اسکے اندر نیکی کی بنیاد قائم کرنے کا اہتمام کیا اور پھر اپنے لئے دعائیں کرے۔ دوسرے اللہ تعالےٰ نے اسکے نیکی کی راہ پر گامزن رہنے کی صورت میں اسپر جو فضل کیا ہے اسپر وہ اللہ تعالیٰ کا شکر گزار رہے اور تیسرے وہ کوشش کرے کہ اس کی نسل دین دار اور تقوے شعار ہو اور اس کے لئے وہ تدابیر حسنہ اختیار کرنے کے علاوہ اللہ تعالےٰ کے حضور دعاؤں میں لگا رہے تاکہ جو نیکی کا بیج اپنے والدین سے اس میں منتقل ہوا ہے وہ آگے اگلی نسل میں منتقل ہو اور اس طرح ہر نسل دین کو دنیا پر مقدم کرنے والی ثابت ہوتی چلی جائے اور نیکی اور تقوے شعاری کا تسلسل ٹوٹنے نہ پائے۔ اللہ تعالےٰ نے نیکی کے اس تسلسل کی طرف ایک خاص دعا میں توجہ دلائی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا ۖ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۖ وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا ۚ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي ۖ إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝ (الاحقاف آیت ۱۶)

ترجمہ: اور ہم نے انسان کو اپنے والدین سے احسان کی تعلیم دی تھی کیونکہ اس کی ماں نے تکلیف کے ساتھ پیٹ میں اٹھایا تھا اور پھر تکلیف کے ساتھ اس کو جنا تھا اور اس کے اٹھانے اور اس کے دودھ چھڑانے پر تیس مہینے لگے تھے۔ پھر یہ انسان اپنی کامل جوانی یعنی چالیس سال کو پہنچ گیا۔ تو اس نے کہا اے میرے رب مجھے اس بات کی توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کی ہے۔ اور (اس بات کی بھی توفیق دے) کہ میں ایسے اچھے اعمال بجا لاؤں جن کو تو پسند کرے۔ اور میری اولاد میں نیکی کی بنیاد قائم کر۔ میں تیری طرف جھکتا ہوں اور میں تیرے فرمانبردار بندوں میں سے ہوں۔

اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے نسل در نسل نیکی تقوے اور اطاعت الٰہی کی روح کے تسلسل کی تاکید فرمائی ہے۔ اور ظاہری تدابیر کے علاوہ اس کے لئے دعاؤں پر خاص زور دینے کا حکم دیا ہے اور اس کی اہمیت ذہن نشین کرانے کے لئے اگلی آیت میں فرمایا یہ ہے کہ جو لوگ نسل در نسل نیکی کے اس تسلسل کو ٹوٹنے نہیں دیں گے اور اسے قائم رکھنے کی بھرپور کوشش کریں گے اللہ تعالےٰ انہی کے نیک اعمال قبول کرے گا۔ انکی بدیوں سے درگزر کرے گا اور جنت ان کے لئے مقدر کرے گا۔ یہ ایک سچا وعدہ ہے۔ جسے مومنوں کے حق میں ہم ضرور پورا کریں گے

اس سے صاف ظاہر ہے کہ انسان کا خود نیک اور تقوے شعار ہونا کافی نہیں ہے بلکہ والدین کی طرف سے حاصل ہونے والی نیکی کو خود قائم رکھنا اور پھر اسے اگلی نسل میں منتقل کرنا ضروری ہے تاکہ زنجیر کی کڑیوں کی طرح ہر نسل اپنی سے پہلی نسل اور آئندہ آنے والی نسل سے پوری طرح مربوط ہوتی چلی جائے۔ اور اس تسلسل میں کبھی کوئی رخنہ واقع نہ ہونے پائے۔

حق کا ساتھ دو

اے رہروانِ راہِ ہُدیٰ حق کا ساتھ دو — ہو عسر یا کہ یُسر سدا حق کا ساتھ دو
دونوں جہاں کی نعمتیں پالو گے تا ابد — ہوگی عطا خدا کی رضا حق کا ساتھ دو
ہنستے ہوئے گزار دو ہر ابتلا کی رات — پھوٹے گی صبحِ نو کی ضیا حق کا ساتھ دو
اُکسائے لاکھ کوئی تمہیں کذب و زور پر — مانو کبھی نہ اُس کا کہا، حق کا ساتھ دو
قرآں ہے حق و صدق کا اک بحرِ بیکراں — ہے اس میں ہی یہ حکمِ خدا، حق کا ساتھ دو
رخشندہ کر رہی ہے پھر اہلِ جہاں کے دل — مہرِ محمدی کی ضیا، حق کا ساتھ دو

پرچم نبیؐ کا ہوگا ہر اک ملک پر بلند
"کلمہ" پہ ہوگی دنیا فدا، حق کا ساتھ دو

دنیا کے ہر حسیں سے حسیں ہے حبیبِ حق — اُس سے کرو ہمیشہ وفا، حق کا ساتھ دو
ہوگا قیامِ شرعِ محمدؐ جہاں میں پھر — دَور آ گیا ہے دیں کا نیا، حق کا ساتھ دو
سارے جہاں میں غلبۂ اسلام کے لئے — اِک حشر ہو رہا ہے بپا، حق کا ساتھ دو
ہوگا یہ آخری حق و باطل کا معرکہ — جیتے گا اب بھی حزبِ خدا، حق کا ساتھ دو
حق سے گریز ہو نہ کبھی زیرِ تیغ بھی — سر بھی ہو گرچہ تن سے جدا، حق کا ساتھ دو

برحق امام آج ہمارے ہیں رہنما
مطلوب ہے، گر ان کی دعا، حق کا ساتھ دو

یہ دَور دیں کے آخری غلبہ کا دَور ہے — تاریخ دے رہی ہے سدا، حق کا ساتھ دو
حق سے دعا کرو کہ وہ حق کی مدد کرے — اے محرمانِ رازِ دعا، حق کا ساتھ دو
حرص و ہوا کو پاس پھٹکنے نہ دو کبھی — ہر لمحہ صرف بہرِ خدا، حق کا ساتھ دو
آنچ آ سکے گی کوئی نہ اس ارضِ پاک پر — پر شرط یہ ہے اہلِ وفا، حق کا ساتھ دو
مغرب کی طاقتوں سے نہ مرعوب ہو کبھی — ہونگی یہ اپنے آپ فنا، حق کا ساتھ دو
امریکہ ہو کہ روس ہو یا کوئی اور ہو — رکھے گا دُور سب کو خدا، حق کا ساتھ دو

صدیقؔ آرزو ہے گر انجام ہو بخیر!!
جب تک بھی زندگی ہے، سدا حق کا ساتھ دو

محمد صدیق امرتسری سابق مبلغ مغربی افریقہ حال کوثر سنگ ہوم راولپنڈی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احتساب اور محتسب — تاریخ کی روشنی میں

(مکرم سید سجاد احمد صاحب ۲/۲ دارالرحمت شرقی ربوہ)

اسلام دینِ فطرت اور مکمل ضابطۂ حیات ہے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔

(آل عمران رکوع ۱۱)

تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہیئے۔ جس کا کام یہ ہو کہ وہ لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے اور بدی سے روکے اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر دینِ اسلام کا اصل الاصول اور رکنِ رکین ہے۔ اسے قائم اور مستحکم کرنے کے لئے انبیاء۔ مرسلین اور اللہ تعالیٰ کے نیک اور پاک بندے یہ مقدس فریضہ بجالاتے رہے۔ اور باوجود مخالفت۔ ایذا رسانی اور انتہائی صعب ناک حالات کے اس سے انہ روگردانی نہ کی۔ اور یہ سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے جاری وساری ہے۔ حضرت رسول کریم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ جملہ انبیاء علیہم السلام کے جامع۔ افضل الانبیاء اور رحمۃ للعالمین تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے اعلیٰ ترین مقام پر فائز فرمایا اور مندرجہ بالا قرآنی ارشاد سے نوازا تاکہ امتِ محمدیہ میں یہ سلسلہ چلتا چلا جائے اور ہر دور میں ایک جماعت یا گروہ ایسا ضرور موجود ہو جو بھلائی اور نیکی کی لوگوں کو دعوت دیا کرے نیک کاموں کی تلقین کیا کرے اور بدیوں اور بُرے کاموں سے روکا کرے تاکہ فلاح و کامیابی ہمیشہ ان کے شاملِ حال رہے۔ اور ایسی جماعت یا گروہ کا طرۂ امتیاز یہ ہو کہ وہ نہ صرف خود راسخون فی العلم ہوں بلکہ عباد الرحمٰن کے جملہ خصائص و فضائل سے متصف اور اعلیٰ درجہ کے تقویٰ شعار اور نمایاں رنگ میں ارکانِ دینِ اسلام پر عمل کرنے والے عابد و زاہد۔ ہمدردیٔ خلق خدا سے مزین اور اللہ تعالیٰ کے مقرب ہوں قرآن حکیم میں کئی جگہ ایسے دعوت الی الخیر دینے والے مقربانِ الٰہی کا ذکر موجود ہے ایک جگہ فرمایا۔

اَلَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ۔

(احزاب رکوع ۱۵)

وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے پیغامات کو دوسروں تک پہنچاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہی سے ڈرتے ہیں اور اس کے سوا کسی اور سے نہیں ڈرتے۔

چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری زندگی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں گذری۔ ابتدائے نزولِ وحی ہی میں ارشاد باری ہوتا ہے۔

قُمْ فَاَنْذِرْ

یعنی اٹھو اور لوگوں کو بیدار کرو۔

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قول و عمل کے ذریعہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا ایسا شاندار اور پائیدار نمونہ قائم فرمایا کہ اس کی مثال نہیں ملتی۔ اُسوۂ حسنہ اور مکارمِ اخلاق میں آپؐ کا وجود یکتا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے جہاں اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت الی الخیر اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا ارشاد فرمایا ہے۔ وہاں تمام مسلمانوں کا بھی یہی فرض قرار دیا۔ فرمایا۔

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ۔

(یوسف رکوع ۱۲)

ان لوگوں سے کہہ دو کہ یہی میرا طریق ہے۔ میں تو اللہ کی طرف بلاتا ہوں اور جنہوں نے سچے طور پر میری پیروی کی ہے۔ میں اور وہ سب بصیرت پر قائم ہیں۔

اور پھر امت کی اس خوبی کو اس کے لئے باعثِ فضیلت اور موجبِ خیر و برکت قرار دیا جیسا کہ فرمایا۔

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ

(آل عمران رکوع ۱۲)

تم سب سے بہتر جماعت ہو۔ جسے لوگوں کے فائدہ کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ تم نیکی کی ہدایت کرتے ہو اور بدی سے روکتے ہو۔

پس ہر مسلمان کا فرض قرار دیا گیا ہے کہ وہ اپنے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچے طور پر پیروی کرتے ہوئے اپنی استطاعت اور خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق کے مطابق اپنے حلقۂ اثر میں لوگوں کو صراطِ مستقیم کی ہدایت دے۔ نیکیوں کی تلقین کرے اور برائیوں سے روکے اور اپنے عمل سے اعلیٰ نمونہ قائم کرے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی طرح

بِاَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمْ اِهْتَدَيْتُمْ

کا مصداق ہو۔

اسلام نہ صرف ہر مسلمان بلکہ سارے مسلمان معاشرہ سے اس امر کی توقع رکھتا ہے کہ وہ

اُدْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً

پر عامل ہوں۔ ادھورے طور پر نہیں۔ بلکہ مکمل طور پر ان کا ظاہر و باطن۔ قول و فعل اسلام کے عین مطابق ہو۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

"يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ مومن کی شان ہے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے سے پہلے ضروری ہوتا ہے کہ انسان اپنی عملی حالت ثابت کر دکھائے کہ وہ اس قوت کو اپنے اندر رکھتا ہے کیونکہ اس سے پیشتر کہ وہ دوسروں پر اپنا اثر ڈالے اس کو اپنی حالت اثر انداز بھی تو بنانی ضروری ہے۔ پس یاد رکھو کہ زبان کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے کبھی مت روکو اور موقع کی شناخت بھی ضروری ہے اور اندازِ بیان ایسا ہونا چاہیئے جو مزم ہو اور سلاحت اپنے اندر رکھتا ہو اور ایسا ہی تقویٰ کے خلاف بھی زبان کا کھولنا سخت گناہ ہے۔"

(الحکم جلد ۱۱ ۲۴ مارچ ۱۹۰۱ء ص ۴)

پھر فرمایا۔

"نیک آدمیوں کی یہی نشانی ہے کہ وہ ایسی نصیحت کسی دوسرے کو ہرگز نہیں دیتے جس کے آپ پابند نہ ہوں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ۔

کیا تم لوگوں کو نیک باتوں کے لئے نصیحت کرتے ہو اور اپنے آپ کو بھلا دیتے ہو۔ یعنی آپ ان نیک باتوں پر عمل نہیں کرتے"

(ست بچن ص ۸۱)

مزید یہ کہ۔

"جس کے اخلاق اچھے نہیں ہیں مجھے اس کے ایمان کا خطرہ ہے۔ کیونکہ اس میں تکبر کی ایک جڑ ہے۔ اگر خدا راضی نہ ہو تو گویا یہ برباد ہو گیا۔ پس جب اس کی اپنی اخلاقی حالت کا یہ حال ہے تو اسے دوسروں کو کہنے کا کیا حق ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ اس کا یہی مطلب ہے کہ اپنے نفس کو فراموش کر کے دوسرے کے عیوب کو نہ دیکھتا رہے۔ بلکہ چاہیئے کہ اپنے عیوب کو دیکھے"

(البدر جلد ۳ نمبر ۱۰ مورخہ ۸ مارچ ۱۹۰۴ء ص ۷)

"دیکھو وہ جماعت جماعت نہیں ہو سکتی جو ایک دوسرے کو کھائے اور جب چار مل کر بیٹھیں تو ایک اپنے غریب بھائی کا گلہ کریں اور نکتہ چینیاں کرتے رہیں اور کمزوروں اور غریبوں کی حقارت کریں اور ان کی حقارت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھیں۔ ایسا ہرگز نہیں چاہیئے ..... اخلاقی قوتوں کو وسیع کیا جاوے اور یہ تب ہوتا ہے کہ جب ہمدردی محبت اور عفو اور کرم کو عام کیا جاوے اور تمام عادتوں پر رحم اور ہمدردی پردہ پوشی کو مقدم کر لیا جاوے ذرا ذرا سی بات پر ایسی سخت گرفتیں نہیں ہونی چاہئیں جو دل شکنی یا رنج کا موجب ہوتی ہیں ..... جماعت تب بنتی ہے کہ بعض بعض کی ہمدردی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرے پردہ پوشی کی جاوے"
(الحکم جلد ۶ نمبر ۳۰ مورخہ ۲۴ر اگست ۱۹۰۲ء صفحہ ۲-۳)

"حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت قوم عرب کے تمدن اور اخلاق اور روحانیت کا کیا حال تھا۔ گھر گھر میں جنگ اور شراب نوشی اور زنا اور لوٹ مار۔ غرض ہر ایک بدی موجود تھی۔ کوئی نسبت اور تعلق خدا تعالیٰ کے ساتھ اور اخلاق فاضلہ کے ساتھ کسی کو حاصل نہ تھا۔ ہر ایک فرعون بنا پھرتا تھا۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے جب اسلام میں داخل ہوئے تو ایسی محبتِ الٰہی اور وحدت کی روح ان میں پیدا ہو گئی کہ ہر ایک خدا کی راہ میں مرنے کے لئے تیار ہو گیا۔ انہوں نے بیعت کی حقیقت کو ظاہر کر دیا اور اپنے عمل سے اس کا نمونہ دکھا دیا"
(بدر جلد نمبر ۲۰ مورخہ ۱ر اگست ۱۹۰۵ء صفحہ ۲)

اسی قسم کے نیک پاک اور صالح عباد الرحمٰن کی پہچان اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ بیان فرمائی ہے۔

اِذَا مَكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ

(الحج ۴۱)

یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم انہیں ملک میں بااختیار کر دیں تو یہ لوگ نماز قائم کریں زکوٰۃ دیں اور نیکیوں کا حکم دیں برے کاموں سے روکیں۔ اور ہر کام کا انجام اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔

قرآن کریم کے علاوہ احادیث میں بھی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی تاکید کی گئی ہے۔ صحیح مسلم کتاب الایمان میں حضرت ابو سعید خدری رضؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

من رأى منكم منكراً فليغيره بيده فان لم يستطع فبلسانه فان لم يستطع فبقلبه وذلك اضعف الايمان۔

(صحیح مسلم جلد ۱ صفحہ ۵۰ مطبوعہ مصر)

تم میں سے کوئی شخص اگر برائی دیکھے تو اسے چاہیئے کہ اپنے زورِ بازو سے روک دے لیکن اگر اس میں اس بات کی طاقت نہیں ہے تو اسے چاہیئے کہ وہ زبان سے اس برائی کو روکے۔ لیکن اگر اسے اس بات کی بھی طاقت نہیں ہے تو پھر اپنے دل میں اس برائی کو برا جانے لیکن یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔

مشکوٰۃ کی ایک روایت میں ہے کہ:۔

"عن حذيفة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال والذي نفسي بيده لتأمرون بالمعروف وتنهون عن المنكر او ليوشكن الله ان يبعث عذاباً من عنده ثم لتدعنه فلا يستجاب لكم۔

(رواہ ترمذی) مشکوٰۃ المصابیح جلد ۲ مطبوعہ دمشق)

حضرت حذیفہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ مجھے اس ذات کی قسم ہے۔ جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ تم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو۔ ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے تم پر عذاب نازل کر دے۔ اس وقت تم دعا کرتے رہو گے۔ لیکن تمہاری دعا قبول نہیں کی جائے گی۔

احیاء علوم الدین میں امام غزالیؒ نے حضرت ابو الدرداءؓ سے نقل کیا ہے۔

لتأمرون بالمعروف و تنهون عن المنكر وليسلطن الله عليكم سلطاناً ظالماً لا يجل كبيركم ولا يرحم صغيركم ويدعوا عليه خياركم فلا يستجاب لهم وتنتصرون ولا تنصرون وتستغفرون فلا يغفر لكم

(تہذیب احیاء علوم الدین للغزالی جلد ۲ صفحہ ۲۳۲ مطبوعہ مصر)

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو۔ ورنہ اللہ تعالیٰ تم پر کوئی ایسا ظالم سلطان مسلط کر دے گا جو نہ تمہارے بڑوں کی عزت کرے گا اور نہ تمہارے چھوٹوں پر رحم کرے گا۔ تمہارے نیک لوگ اس کے لئے بد دعائیں کریں گے لیکن ان کی بد دعائیں قبول نہیں کی جائیں گی۔ تم مدد چاہو گے لیکن تمہاری مدد نہیں کی جائے گی۔ تم مغفرت طلب کرو گے لیکن تمہاری مغفرت نہیں کی جائے گی۔

اس قبیل کی اور بہت سی احادیث اور اقوال موجود ہیں۔ جن میں مسلمانوں کو ہر دور میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی تاکید کی گئی ہے۔ اسی بناء پر اسلام کے ابتدائی دور ہی سے صلحائے امت اور علمائے ربانی یہ فریضہ ادا کرتے چلے آرہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہر دور میں ایسی جماعتیں بناتا رہا ہے جو یہ کارِ خیر انجام دیں اور ہر دور میں اس کے خاطر خواہ نتائج مترتب ہوتے رہے ہیں۔ بلکہ بسا اوقات تو حیرت انگیز طور پر اس کا اثر ہوا اور یہ فریضہ انفرادی اور اجتماعی دونوں طرح ادا کیا جاتا رہا ہے۔

جہاں تک احتساب کا تعلق ہے یہ فریضہ ابتدائے اسلام میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے ذریعہ ادا کیا جاتا رہا۔ اسلامی قوانین میں بڑی وسعت اور ہمہ گیری ہے اور قرآن حکیم نے ہر مسئلہ زندگی کے متعلق احکام دیئے ہیں اور امر و نواہی بیان کئے ہیں۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

"قرآن شریف کو ایک ایسے قانون کی طرح مکمل کیا جس میں دیوانی فوجداری و مالی سب ہدایتیں ہیں۔ سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت ایک بادشاہ ہونے کے تمام فرقوں کے حاکم تھے۔ اور ہر ایک مذہب کے لوگ اپنے مقدمات کا آپؐ سے فیصلہ کراتے تھے"
(چشمہ معرفت صفحہ ۲۳۳)

محکمۂ احتساب کا قیام خلافت راشدہ کے بعد باقاعدہ قائم کیا گیا اوّل اوّل حکام اور خلفاء از خود یہ فریضہ انجام دیتے تھے اور اس ضمن میں کسی قسم کی مداہنت۔ جنبہ داری یا سفارش وغیرہ کا عمل دخل نہ تھا۔ جب حکومت کا دائرہ کار وسیع ہوا اور ارباب حل و عقد کے لئے یہ ممکن نہ رہا کہ دور دراز کے رہنے والوں کی کما حقہٗ نگرانی کی جا سکے تو مرکزی محکمہ احتساب کے ساتھ علاقائی طور پر بھی یہ محکمہ قائم کر دیا گیا۔

احتساب کے لغوی معنے اجر و ثواب طلب کرنے۔ حساب کرنے اور نہی عن المنکر کے ہیں۔ منتہی الارب میں ہے۔

واحتسب بكذا اجراً عند الله (مزد و ثواب چشم داشت از خدائے عزّ و جل)
واحتسب عليه (نہی عن المنکر کرو)

(منتہی الارب جلد ۲ صفحہ ۲۹۰)

تاج العروس نے احتساب کے دو معنے کئے ہیں:۔ ۱۔ الاحتساب۔ طلب اجر
۲۔ احتسب فلان عليه المنكر عليه قبيح عمله (تاج العروس جلد ۱ صفحہ ۲۱۲)

دستور الاحتساب میں دو معنے لکھے ہیں۔

یکے از حساب دوئم از انکار کردن بر نامشروع

اسلامی اصطلاح میں احتساب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو کہتے ہیں۔ (دستور الاحتساب جلد ۳)

المعلم بطرس البستانی نے کتاب دائرۃ المعارف میں احتساب کی ذیل میں لکھا ہے۔

الاحتساب والحسبة في الشرع هما الامر بالمعروف اذا ظهر تركه والنهي عن المنكر اذا ظهر فعله

(دائرۃ المعارف جلد ۲ صفحہ ۵۵۶ مطبوعہ ایران)

احتساب اور حسبہ شرع میں امر بالمعروف کو کہتے ہیں جبکہ اس معروف کو لوگ ترک کر دیں اور نہی عن المنکر کو کہتے ہیں جبکہ لوگ اس کا ارتکاب کرنے لگیں۔

البستانی آگے چل کر لکھتا ہے۔

ثم الاحتساب في الشريعة عام يتناول كل مشروع يفعل لله تعالى كالاذان والامامة واداء الشهادة الى كثرة تعداده لهذا قيل القضاء باب من ابواب الاحتساب۔

(دائرۃ المعارف جلد ۲ صفحہ ۵۵۶ مطبوعہ ایران)

احتساب شریعت کی اصطلاح میں وہ عام لفظ ہے جو ان تمام امور مشروعہ پر مشتمل ہے جو اللہ تعالیٰ کے لئے کئے جاتے ہیں مثلاً اذان، امامت۔ ادائے شہادت اور اس جیسے بہت سے امور اسی لئے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ قضاء بھی احتساب ہی کے ذیل میں آتی ہے۔

(باقی)

دعا

خاکسار کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہتر ہے تاہم ابھی ہسپتال میں زیر علاج ہوں۔ شانہ کا زخم پوری طرح اچھا نہیں ہوا ازراہ مہربانی احباب کرام اس مبارک مہینہ میں اس عاجز کی صحت کاملہ کے لئے خاص طور پر دعا کر کے شکریہ کا موقع دیں۔

محمد صدیق امرتسری
معرفت مکرم عبدالغفار صاحب ڈار
۴-۵۶-۶ سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شہرِ رمضان کی امتیازی شان اور اس کا تقاضا

مکرم مولوی عبدالسلام صاحب طاہر مربی سلسلہ احمدیہ لاہور

رمضان المبارک کے مقدس مہینہ کو دو ایسی خصوصیتیں اور فضیلتیں حاصل ہیں جو اس مہینہ کو سال کے دوسرے گیارہ مہینوں سے ممتاز و نمایاں کر دیتی ہیں۔ جس طرح چاند ستاروں میں ممتاز و نمایاں ہوتا ہے۔

:- امتیاز اوّل :-

سب سے پہلی خصوصیت اور سب سے پہلا امتیاز ماہِ رمضان کو یہ حاصل ہے کہ اس مہینہ میں غارِ حراء میں عبد کامل، انسان کامل، رحمۃ للعالمین، خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آخر الشرائع، خاتم الکتب قرآن عظیم کے نزول کا آغاز ہوا۔

جیسا کہ ارشاد ربانی ہے :-

"شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ"

(البقرۃ)

یعنی رمضان وہ عظیم الشان مہینہ ہے۔ جس میں قرآن اتارا گیا۔ یعنی قرآن پاک کی وحی متلو کا آغاز اس مہینہ میں ہوا ہے۔ اسی لئے عرف عام میں مسلمان اس مہینہ کو رمضان المبارک کے نام سے پکارتے ہیں جس سے یہ ظاہر کرنا مقصود ہوتا ہے کہ یہ وہ مہینہ ہے جسے نزولِ قرآن کی وجہ سے برکت دی گئی ہے۔

:- دوسری خصوصیت :-

ماہ رمضان کو جو دوسری خصوصیت حاصل ہے وہ پہلی خصوصیت سے زیادہ وسیع اور جامع اور ارفع و اعلیٰ ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ رمضان المبارک میں نزول قرآن کی صرف ابتداء ہی نہیں بلکہ انتہا بھی ہوئی ہے۔ نزولِ قرآن کا آغاز بھی اسی مہینہ میں ہوا ہے اور اختتام بھی اسی مہینہ میں ہوا ہے۔ ابتداء سے لے کر انتہا تک پورے کا پورا قرآن رمضان المبارک ہی میں نازل ہوا ہے۔ چنانچہ آیت قرآنی

"شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ"

کہ قرآن ماہ رمضان میں اتارا گیا ہے جہاں یہ مفہوم دیتی ہے کہ رمضان میں نزول قرآن کا آغاز ہوا ہے۔ وہاں اس کا یہ مفہوم بھی ظاہر و باہر ہے کہ پورا قرآن ہی رمضان میں اتارا گیا ہے۔ چنانچہ اس حقیقت کی تصدیق و توثیق احادیث نبویہ سے بھی ہوتی ہے۔ اس سلسلہ میں ایک روایت حضرت ابن عباس رضؓ کی ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ :-

"كَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ۔"

یعنی جبرائیل رمضان کے مہینہ میں ہر رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا کرتے تھے۔ اور تمام قرآن کریم کا آپؐ کے ساتھ مل کر دور کیا کرتے تھے۔

(بخاری)

دوسری روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ہے۔ آپؓ بیان فرماتی ہیں کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت میں اپنی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو مخاطب کر کے فرمایا :-

"إِنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْآنَ فِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً وَإِنَّهُ عَارَضَنِي الْآنَ مَرَّتَيْنِ۔"

(زرقانی شرح مواہب اللدنیہ)

یعنی جبرائیل ہر سال رمضان کے مہینہ میں تمام قرآن کریم کا میرے ساتھ ایک دفعہ دور کیا کرتے تھے۔ مگر اس سال انہوں نے میرے ساتھ دو دفعہ دور کیا ہے۔

الغرض مذکورہ بالا آیات قرآنی اور احادیث نبویہ سے جہاں یہ واضح ہوتا ہے کہ نزولِ قرآن کی ابتداء رمضان میں ہوئی ہے وہاں یہ بھی ثابت و عیاں ہوتا ہے کہ ہر رمضان میں جتنا قرآن اس وقت تک نازل ہو چکا ہوتا تھا جبرائیل دوبارہ نازل ہو کر اسے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر دہرایا کرتے تھے۔ گویا سرِ نو ہر رمضان میں سارا قرآن دوبارہ نازل ہو جاتا تھا اور پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں جو آخری رمضان آیا تو اس میں جبرائیلؑ نے نازل ہو کر ایک بار نہیں بلکہ دو بار آپؐ کے ساتھ مل کر پورے قرآن کا دور کیا۔ اس طرح آخری رمضان میں سارے قرآن کی دو دفعہ دہرائی جبرائیلؑ کے ذریعہ ہو گئی۔ اس لحاظ سے امر واقعہ یہی ہے کہ نزولِ قرآن کی ابتداء بھی رمضان میں ہوئی اور انتہا بھی رمضان میں ہوئی۔ اوّل سے آخر تک قرآن کریم کا نزول رمضان میں ہی ہوا۔ بناء بر ایں حضرت مصلح موعود مرزا بشیر الدین محمود احمد فرماتے ہیں :-

"اس روایت کو مدنظر رکھ کر یہ کہا جا سکتا ہے کہ سارا قرآن کریم ہی رمضان میں نازل ہوا ہے۔ بلکہ کئی حصے متعدد بار نازل ہوئے۔ یہاں تک کہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کے بعد اگر ۲۳ رمضان آتے تو بعض آیات ایسی تھیں جو ۲۳ بار نازل ہوئیں۔ بعض ۲۲ بار نازل ہوئیں۔ بعض ۲۱ بار اور بعض ۲۰ بار۔ اسی طرح جو آیات آخری سال نازل ہوئیں وہ بھی دو دفعہ دہرائی گئیں۔ کیونکہ جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ آپؐ کی حیات طیبہ کے آخری سال میں جبرائیل علیہ السلام نے دو دفعہ قرآن کریم آپؐ کے ساتھ دہرایا اور یہ بات قرآن کریم سے ثابت ہے کہ ملائکہ جو بھی کام کرتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کے حکم سے کرتے ہیں۔ اس لئے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ جبرائیل علیہ السلام کا رمضان میں آپؐ کے ساتھ مل کر قرآن کریم کا دور کرنا نزول نہیں کہلا سکتا۔ کیونکہ فرشتہ اترتا ہی اس وقت ہے جب اللہ تعالیٰ کا حکم ہو اور اسلامی زبان میں اس کے لئے نزول کی اصطلاح ہی استعمال ہوتی ہے۔ پس أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ کے ایک یہ معنی بھی ہیں کہ اس مہینہ میں تمام قرآن کا نزول ہوا"

(تفسیر کبیر سورۃ البقرۃ صفحہ ۳۹۵)

یہ ہے وہ امتیازی شان شہرِ رمضان کی کہ اسی مہینہ میں ابتداء ہے اور انتہا ہے نزول قرآن کی۔ کسی دوسرے مہینہ کو یہ شرف اور یہ شان حاصل نہیں ہے۔ اسی لئے یہ مہینہ سب مہینوں سے زیادہ برکتوں والا اور رحمتوں والا ہے۔ یہاں تک کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اس مہینہ میں دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ گویا اس مہینہ میں قرآن کی برکت کی وجہ سے جنت کا حصول مومن کے لئے سہل و آسان بنا دیا جاتا ہے۔ وہ خلوصِ دل سے تھوڑی سی بھی کوشش اور توجہ کرے تو جنتی بن سکتا ہے۔

:- اس امتیازی شان کا تقاضا :-

رمضان المبارک کی اس امتیازی شان سے عیاں ہے کہ اس مہینہ کے ساتھ قرآن کریم کو خاص اور اہم تعلق ہے۔ کیونکہ اس میں قرآن کریم کے نزول کا آغاز بھی ہوا ہے اور کمال بھی ہوا ہے۔ اس مبارک مہینہ میں یہ مبارک کتاب اتاری گئی۔ مہینہ بھی مبارک اور کتاب بھی مبارک۔ "نُورٌ عَلَىٰ نُورٍ" کی صورت ہے۔

اس شان عظیم کا تقاضا ہے کہ اس مہینہ میں کثرت کے ساتھ اس مہینہ میں نازل ہونے والے قرآن عظیم کی تلاوت کی جائے اور اس طریق سے قرآن اور رمضان کی برکتوں سے جھولیاں بھری جائیں۔ یہی وہ عظیم پیغام ہے۔ جو ہمارے امام ہمام قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث نے ۲۶ جون ۱۹۸۱ء کو خطبہ جمعہ میں اپنی جماعت کو دیا ہے :-

:- عظیم پیغام :-

چنانچہ حضور یہ پیغام ان الفاظ میں دیتے ہیں :-

"أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ اس طرف اشارہ کر رہی ہے کہ قرآن کریم کی کثرت سے تلاوت اس مہینے میں کی جائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی یہی سنت تھی۔۔۔

سیدنا حضرت اقدس فرماتے ہیں۔ "اس وقت اسلام کی عزت بچانے کے لئے اور بطلان کا استیصال کرنے کے لئے صرف یہی کتاب پڑھنے کے قابل ہے"، اس واسطے میں کہتا ہوں جماعت کو کہ آپ کثرت سے قرآن کریم پڑھیں۔ خصوصاً رمضان کے مہینے میں بہت زیادہ زور تلاوت قرآن کریم کے اوپر ڈالیں۔ ایک محدث یا فقیہہ تھے (مجھے یاد نہیں رہا امام بخاریؒ تھے یا دوسرے) ان کے متعلق آتا ہے کہ رمضان کا جب مہینہ شروع ہوتا تھا تو ساری کتابیں بند کر کے رکھ دیتے اور صرف قرآن کو پکڑ لیتے تھے سارے رمضان میں سوائے قرآن کریم کے اور کچھ نہ پڑھتے تھے۔"

آپ فرماتے ہیں :-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"اس نور کے آگے کوئی ظلمت ٹھہر نہیں سکتی"

آپ فرماتے ہیں:۔

"غلبہ اسلام کے لئے یہ حربہ ہاتھ میں لو" اس کام کے لئے ہم پیدا کئے گئے ہیں۔ قرآن کریم کا حربہ ہاتھ میں لو۔ اللہ تعالےٰ تمہیں تمام ادیان باطلہ پر غالب کردے گا۔"

(الفضل ۵ر جولائی ۱۹۸۱ء)

:- طرۂ امتیاز :-

پس ہر احمدی مرد اور ہر احمدی عورت کا یہ طرۂ امتیاز ہونا چاہیئے کہ سب سے زیادہ وہ قرآن سے پیار کرے۔ وہ سب سے زیادہ قرآن کو پڑھے۔ وہ سب سے زیادہ قرآن پر غور کرے، وہ سب سے زیادہ قرآنی علوم کو سیکھے اور وہ سب سے زیادہ قرآنی تعلیم پر عمل پیرا ہو اور وہ سب سے بڑھ کر قرآنی علوم اور قرآنی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے والا ہو۔ رمضان المبارک کا مہینہ آپ میں سے ہر ایک کو یہ دعوت دے رہا ہے کہ ان ایام میں خصوصیت سے قرآن کریم کا کورس پورا کرلو اور اس کی خصوصی ٹریننگ اور مشق حاصل کرلو اور پھر ہمیشہ کے لئے قرآن عظیم کے عاشقوں اور خادموں میں داخل ہو جاؤ اور

"جَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا"

کے مجاہدوں میں بھرتی ہو جاؤ اور اس جہادِ کبیر کو اس وقت تک جاری رکھو کہ دنیا میں

"وَجَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ"

کا نقارہ بج جائے اور دنیا پکار اٹھے کہ:۔

؎ یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا۔

رپورٹ تربیتی کلاس

(لجنہ راولپنڈی)

لجنہ راولپنڈی کے زیر انتظام آٹھ روزہ تربیتی کلاس کا انعقاد مورخہ ۲۲ تا ۲۹ جون مسجد نور میں ہوا۔ کلاس میں قرآن مجید پارہ نمبر ۱۰ مع ترجمہ وتفسیر، حدیث اور تذکرہ میں سے اہم الہامات مع تفسیر وتشریح پڑھے گئے۔ کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی مکمل بہنوں کو پڑھکر سنائی گئی۔ بنیادی فقہی مسائل سے بہنوں کو آگاہ کیا گیا۔

تربیتی کلاس کے دوران مکرم چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع راولپنڈی مکرم جناب اللہ بخش صاحب صادق مربی سلسلہ احمدیہ راولپنڈی مکرم علی حیدر صاحب مربی سلسلہ اسلام آباد، مکرم ملک شریف احمد صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد مکرم مرزا بشیر احمد صاحب صدر حلقہ گوالمنڈی نے مختلف تربیتی وعلمی عناوین پر اظہار خیال فرمایا۔ مکرمہ آسیہ اعجاز صاحبہ نائب صدر لجنہ نے بھی تربیتی پہلو پر تقریر کی۔ ممبرات لجنہ اور بچیوں نے کلاس میں کافی تعداد میں شرکت کی۔ پروگرام شدید گرمی کے باوجود کامیاب رہا۔ بہنیں بہت دور دور سے تشریف لاکر اس میں شرکت کرتی رہیں۔ جملہ کارکنات جنہوں نے اس کلاس کو کامیاب بنانے میں حصہ لیا ان سب کے لیے بھی دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضلوں سے نوازے اور بیش از بیش خدمات دینیہ کی توفیق عطا فرمائے۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ راولپنڈی)

مجلسِ مذاکرہ اور سلائیڈز کی نمائش

مورخہ ۲۸ر جون ۱۹۸۱ء بروز جمعرات بعد نماز عصر احمدیہ مسجد مالو کے ضلع سیالکوٹ میں ایک اجلاس زیر صدارت مکرم منیر الدین احمد صاحب سابق مبلغ سویڈن منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم بابو محمد یوسف صاحب نے کی اس کے بعد مرکز سے آئے ہوئے وفد کا محترم محمد عیسیٰ صاحب نے تعارف کرایا ان کے بعد ناصر احمد صاحب معلم وقف جدید نے جماعت احمدیہ کے عقائد پر اختصار کے ساتھ پندرہ منٹ تک تقریر کی۔ بعد میں مکرم منیر الدین احمد صاحب نے آئے ہوئے غیر از جماعت دوستوں کے سوالات کے جواب تسلی بخش دیئے۔ یہ مجلس تقریباً ۲ گھنٹے تک جاری رہی۔ آنے والے معزز مہمانوں کی چائے کے ساتھ تواضع کی گئی۔ رات بعد نماز عشاء سلائیڈز کے ذریعہ جماعت احمدیہ کے ساتھ خدائی تائید ونصرت کے واقعاتی مناظر دکھائے گئے۔ احمدی احباب کے علاوہ غیر از جماعت احباب بھی ۵۰ کے قریب اس اجلاس میں شریک ہوئے۔ دعا کے ساتھ ہماری یہ مجلس برخواست ہوئی۔

(زعیم انصار اللہ مالو کے ضلع سیالکوٹ)

فہرست وصولی چندہ تعمیر مساجد

۱۴ تا ۲۷ر اپریل ۱۹۸۱ء

۱۔	مکرم چوہدری محمد ارشد صاحب وینس چک نمبر ۳۷ پنڈت والا ضلع شیخوپورہ	۵۰ روپے
۲۔	مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب گول بازار ربوہ	۵۰ "
۳۔	محترمہ بیگم ڈاکٹر عبداللطیف صاحب سرگودھا	۱۰۰ "
۴۔	لجنہ بہاولپور	۵۰ "
۵۔	مکرم وسیع الدین صاحب سیکرٹری مال تربیلا ڈیم	۵۰ "
۶۔	مکرمہ صدر لجنہ دارالصدر شرقی ربوہ	۵۰ "
۷۔	مکرم صوفی شریف احمد صاحب سیکرٹری مال آزاد پٹن آزاد کشمیر	۲۰۰ "
۸۔	مکرم کیپٹن نواب دین صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ	۵۰ "
۹۔	" عبدالحمید خانصاحب شوق اچھرہ لاہور	۱۰۰ "
۱۰۔	" چوہدری نذیر احمد صاحب رشید شاہدرہ لاہور	۵۰ "
۱۱۔	" طارق محمود صاحب سیکرٹری مال اوکاڑہ منجانب اہلیہ صاحبہ شیخ فضل احمد صاحب	۶۵ "
۱۲۔	" شریف احمد صاحب سیکرٹری مال ملتان	۵۰ "
۱۳۔	" چوہدری محمد اکمل صاحب سیکرٹری مال چک نمبر ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر	۵۰ "
۱۴۔	مکرم مرزا بشیر احمد صاحب چک جمال ضلع جہلم منجانب محترمہ شریفہ بیگم صاحبہ	۵۰ "
۱۵۔	مکرم سیکرٹری مال صاحب ادرحہ ضلع سرگودھا منجانب مکرم محمد سعید صاحب	۵۰ "
۱۶۔	" محمد انور صاحب چک نمبر ۶-۴ ضلع ساہیوال	۱۰۰ "
۱۷۔	" منیر احمد صاحب بحساب مکرم مستری عبدالحمید صاحب مرحوم کراچی	۵۰ "
۱۸۔	" منیر احمد صاحب احمدیہ ہال کراچی	۵۰ "
۱۹۔	" " " منجانب والدہ مراد بی بی صاحبہ	۵۰ "
۲۰۔	" سیکرٹری مال صاحب سرگودھا منجانب مکرم تسنیم لطیف صاحب	۱۰۰ "
۲۱۔	" عبدالغنی شاہ صاحب فیکٹری ایریا ربوہ	۱۰۰ "
۲۲۔	" بشیر احمد صاحب محاسب راولپنڈی منجانب مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب ثانی	۳۰۰ "
۲۳۔	مکرم بشیر احمد صاحب محاسب راولپنڈی منجانب امۃ اللطیف صاحبہ	۵۰ "
۲۴۔	مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب شاہ پور ضلع سرگودھا	۱۰۰ "
۲۵۔	" " " " " " منجانب مکرم سیف احمد صاحب	۱۰۰ "

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

دعائے نعم البدل

میرے لڑکے عزیزم بشیر الدین محمود کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۴ر جون کو دو لڑکیوں کے بعد ایک بیٹا عطا فرمایا جو ۲۴ر جون کو اللہ تعالیٰ کو پیارا ہوگیا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نعم البدل عطا فرمائے۔ اور والدین اور دیگر پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین!

(چوہدری مہر الدین اینڈ سنز اقصیٰ روڈ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست ہائے دُعا

(۱) مکرم صوبیدار فضل قادر صاحب اٹھوال کارکن ماہنامہ تحریک جدید قریباً تین ہفتہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین

(خان محمد کارکن وکالت تعلیم تحریک جدید۔ ربوہ)

(۲) خاکسار کے ابّا جان مکرم ماسٹر محمد انور صاحب آف فیروز والہ ۱۶ر جون ۱۹۷۹ء سے لاپتہ ہیں والد صاحب کے لاپتہ ہونے سے ہم تمام عزیز و اقارب پریشان ہیں۔ احباب کرام مبارک مہینہ میں میرے ابا جان کی بخیریت واپسی کے لئے دعا فرمائیں۔ آمین!

(محمد خالد عمر بٹر۔ فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ)

(۳) میرے برادر نسبتی رشید احمد صاحب ناصر بعارضہ دائمی درد اور قے وغیرہ شدید طور پر بیمار ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ جلد شفا کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(محمد رشید شاد۔ زعیم انصار اللہ چوہڑ کانہ منڈی)

(۴) مکرمی بشیر احمد صاحب ریڈیو مکینک کالا پل کراچی سکوٹر پر جاتے ہوئے کار سے ٹکرا گئے جس کی وجہ سے ان کی بائیں ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ احباب سے ان کی جلد کامل صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(مرزا اللہ دتہ سیکرٹری مال حلقہ محمود کراچی)

(۵) مکرم میاں مبارک احمد صاحب سابق قائد خدام الاحمدیہ فیصل آباد کا چھوٹا بیٹا خسرہ کی وجہ سے دو ہفتہ سے بیمار چلا آرہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو مکمل شفا عطا فرمائے اور صحت والی لمبی عمر عطا کرے۔ آمین!

(خواجہ عبدالمومن گول بازار ربوہ)

(۶) ایک غیر از جماعت عورت جس کو خاوند نے طلاق دے دی ہے اور بچہ کو اس سے چھیننا چاہتا ہے اور مقدمات میں مطلقہ کو الجھانا چاہتا ہے۔ نیز اس عورت کا ایک بھائی والدین کا نافرمان ہے۔ نیز وہ ایک بہن کے رشتہ کے لئے بھی پریشان ہے۔ وہ عورت ان تینوں امور کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتی ہے۔

(۷) مکرم میر محمد بخش صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کی وفات سے ان کی ایک پوتی عزیزہ عاطفہ دختر مکرم میر محمد اکبر صاحب گوجرانوالہ پر غیر معمولی اثر ہے اور جنون کی سی کیفیت ہو جاتی ہے۔ احباب اس بچی کی صحت۔ صبر و استقامت کے لئے دعا فرمائیں۔

(سید احمد علی شاہ نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی ربوہ)

مجالسِ انصار اللہ کی کارگزاری رپورٹ

تمام زعیم مجالس انصار اللہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ گزشتہ ماہ احسان (جون) کی ماہانہ رپورٹ کارگزاری جلد سے جلد دفتر مرکزیہ کو ارسال فرمادیں۔

واضح رہے کہ ہر ماہ کی کارگزاری رپورٹ مہینہ ختم ہونے پر دس دن کے اندر اندر مرکز کو بھجوانا ضروری ہے۔ امید ہے کہ مجالس اس لائحہ عمل کی پابندی کریں گی۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

اعلانِ دار القضاء

مکرم آصف مہتہ صاحب معرفت شریف احمد بھٹی ندیم پراپرٹی ڈیلر رحمت بازار ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم عبدالقادر مہتہ صاحب وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ ۱۸/۱ واقع محلہ دارالصدر ربوہ رقبہ دو کنال میں سے ایک کنال والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں جنہیں پلاٹ مذکور میں سے والد صاحب مرحوم کا حصہ زمین ہمارے بھائی عبدالعلیم فاروق صاحب مہتہ صاحب کے نام منتقل کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں۔ (۱) عبدالہادی صاحب مہتہ (۲) عبدالسمیع صاحب مہتہ (۳) نجمی مہتہ صاحبہ (۴) ثریا مہتہ صاحبہ۔

لہٰذا استدعا ہے کہ پلاٹ ۱۸/۱ میں سے والد صاحب مرحوم کا حصہ زمین عبدالعلیم فاروق صاحب مہتہ کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمادیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ۱۵ یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا دورہ سمبڑیال

۲۲ر مئی کا دن جماعت احمدیہ سمبڑیال کے لئے انتہائی مسرت کا دن تھا کہ اس روز صدر محترم انصار اللہ مرکزیہ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ہمارے ہاں تشریف لائے حضرت میاں صاحب کی آمد کے پروگرام کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ نیز علاقہ کی جماعتوں میں اس پروگرام کی اطلاع کروائی گئی تھی۔ ۱۔ نندی پور نہر کے مقام پر حضرت میاں صاحب کا استقبال کیا گیا جس میں قیادت ضلع کے چند خدام اپنے موٹر سائیکلوں پر شامل ہوئے۔ جبکہ جماعت احمدیہ سمبڑیال کی طرف سے مکرم چوہدری محمد اعظم صاحب اس موقع پر حاضر ہوئے۔

بعد ازاں ایک قافلہ کی شکل میں صدرِ محترم ۱۱ بجے دوپہر سمبڑیال تشریف لائے۔ مکرم چوہدری صاحب کی کوٹھی پر (یہاں جملہ مہمانوں کے قیام کا انتظام تھا) میاں صاحب کی تشریف آوری پر سب حاضرین نے میاں صاحب کا استقبال کیا اور مصافحہ کا شرف بھی حاصل کیا۔

۲۔ ۱ بجے دوپہر جملہ حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا بعد ازاں مہمانانِ کرام مسجد احمدیہ سمبڑیال میں تشریف لے گئے۔ مسجد احمدیہ مکمل طور پر بھری ہوئی تھی حضرت میاں صاحب نے خطبہ جمعہ دیا اور نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضرت میاں صاحب نے نظام کی اطاعت اور مالی قربانی جیسے اہم امور کی طرف توجہ دلائی۔

۳۔ ۴ بجے شام تا ۶ بجے شام چوہدری محمد اعظم صاحب کی کوٹھی میں مجلس مذاکرہ کا اہتمام کیا گیا مقام مذاکرہ کو پنڈال کے ذریعہ سے سایہ دار بنایا گیا تھا اور کلمہ طیبہ اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے الہامات سے سجایا گیا تھا۔

مجلس مذاکرہ چار بجے شام شروع ہوئی اور ۶ بجے تک جاری رہی۔ اس موقع پر پانچ صد سے زائد احباب شامل ہوئے جس میں نصف سے زائد غیر از جماعت احباب نے شمولیت کی۔ جن میں علاقہ کے کئی ایک معززین، اساتذہ، دیگر صاحب علم دوست اصحاب بھی تھے اس موقعہ پر حضرت میاں صاحب نے نہایت پرکشش انداز میں سلسلہ احمدیہ کے بارے میں سوالات و اعتراضات کے جوابات دیئے۔ بعد از مذاکرہ کئی ایک غیر از جماعت احباب نے بڑے پیار کے ساتھ حضرت میاں صاحب سے شرف مصافحہ حاصل کیا

مذاکرہ کے اختتام پر جملہ مہمانوں کی خدمت میں چائے پیش کی گئی۔ اور پھر حضرت میاں صاحب واپس ربوہ تشریف لے گئے۔ جملہ انتظامات میں مکرم چوہدری محمد اعظم صاحب نے خصوصی طور پر تعاون فرمایا اور دیگر احباب جماعت نے بھی عمومی طور پر اللہ تعالیٰ سب کو جزا عطا فرمائے۔

قارئین الفضل دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب کی آمد سمبڑیال کے مفید اور شیریں نتائج مرتب فرمائے۔

(بشارت احمد محمود مربی سلسلہ سمبڑیال۔ ضلع سیالکوٹ)

دعائے مغفرت

خاکسار کی والدہ محترمہ الحاجہ مریم بیگم زوجہ شیخ دوست محمد صاحب شمس مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ کلکتہ مورخہ ۴ر جولائی بمطابق یکم رمضان المبارک صبح پونے دس بجے انتقال فرما گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط عمر ۸۱ سال تھی۔ والدہ مرحومہ نے والد صاحب سے چند سال بعد ۱۹۳۲ء کے قریب خواب میں حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی زیارت کے بعد بیعت کی تھی۔ محض اولاد کی تربیت کی خاطر قادیان کی رہائش اختیار کی۔ قیامِ پاکستان کے بعد چنیوٹ منتقل ہوئے۔ جب ربوہ کی آبادی کی باقاعدہ تعمیر کا آغاز ہوا تو اولین مکان بنانے والوں میں شامل تھیں۔ دو مرتبہ حج بیت اللہ کی سعادت حاصل ہوئی۔ بے شمار بچوں کو ان سے قرآن کریم پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ انتہائی مشکل حالات میں خواہ وہ مالی تنگی کے ہوں یا ۱۹۴۹ء اور ۱۹۷۴ء کے واقعات۔ نہ صرف خود صبر اور پامردی سے مقابلہ کیا۔ بلکہ دوسروں کے لئے تشفی کا باعث رہیں۔ پسماندگان میں خاکسار۔ ڈاکٹر شفیق احمد شکاگو۔ شیخ رفیق احمد وارث آٹوز لاہور اور بہنوں کے علاوہ ان کی اولاد نواسوں تک پہنچتی ہے۔ موصیہ تھیں۔ یکم رمضان المبارک کو بعد از نماز مغرب میری رہائش گاہ ۵۵/۸ پیلز کالونی فیصل آباد میں محترم مکرم شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت احمدیہ فیصل آباد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں جنازہ ربوہ لے جایا گیا۔ جہاں مسجد مبارک میں نماز تراویح کے بعد محترم حافظ مظفر احمد صاحب نے نماز جنازہ کی امامت فرمائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم قاری عبدالرشید صاحب نے دعا کرائی۔

احباب سے درخواست ہے کہ وہ مرحومہ کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

(شیخ لئیق احمد رفیق اینڈ برادرز۔ سرکلر روڈ۔ فیصل آباد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: اخبار احمدیہ

اور اپنے فرشتوں کے لشکروں کی حفاظت میں رکھے اور روح القدس سے آپ کی تائید فرماتا رہے۔ آمین۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت پہلے سے بہتر ہے الحمد للہ۔ احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا العالی کو کامل اور مکمل صحت یابی عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

میرا بھتیجا عزیزم لطیف احمد گردہ میں پتھری کی وجہ سے بیمار ہے۔ تکلیف زیادہ ہے۔ فوری طور پر اپریشن کا مشورہ دیا گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔ (سلطان احمد پیرکوٹی ربوہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کے بھتیجے مکرم خلیل احمد صاحب سابق کارکن دارالضیافت و نظارت بیت المال آمد ربوہ مورخہ ۱۱ر جولائی شام ۶ بجکر دس منٹ پر تقریباً ۲ ماہ بیمار رہنے کے بعد چون سال کی عمر میں وفات پاگئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم پابند صوم و صلوٰۃ تھے۔ بڑے ہنس مکھ ملنسار بہت نیک خصلت متقی اور پرہیزگار انسان تھے۔ مرحوم کا جنازہ مورخہ ۱۲ر جولائی صبح سوا آٹھ بجے مکرم مولانا عبدالمالک خاں صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے دفتر فضل عمر فونڈیشن کے احاطہ میں پڑھایا۔

بعدہٗ موصی ہونے کی وجہ سے مقبرہ بہشتی میں تدفین عمل میں آئی اور مکرم مولوی نور احمد صاحب نے قبر تیار ہونے پر دعا کرائی۔

مرحوم نے ۱۹۵۰ء میں دارالضیافت (لنگرخانہ) حضرت اقدس میں خدمت سلسلہ کے لیے اپنے آپ کو وقف کیا بعدہٗ اُن کا تبادلہ نظارت بیت المال آمد میں ہوگیا اور یہاں سے ہی پنشن لے کر ریٹائر ہوئے مرحوم اپنے فرائض منصبی کو بڑی خوش اسلوبی اور جانفشانی سے ادا کرتے تھے اور اُن کے ساتھ ان کے افسران ہمیشہ خوش رہے۔ بڑے مخلص احمدی اور صابر شاکر انسان تھے۔

اپنے پیچھے انہوں نے ایک بیوہ۔ پانچ بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ خاندان حضرت اقدس بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لیے دعا کی درخواست ہے۔ نیز پسماندگان اور مرحوم کے بوڑھے والدین کے لیے بھی دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کا حامی و ناصر ہو۔

خاکسار حکیم بشیر احمد انسپکٹر بیت المال
محلہ دارالیمن غربی بلاک ۲ ربوہ ضلع جھنگ

شکریہ احباب

میرے والد محترم نور احمد صاحب کھوکھر ولد غلام حسین صاحب کھوکھر ۲۲ر اپریل ۱۹۸۱ء کو میو ہسپتال لاہور میں ۵۰ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

ربوہ میں قبرستان عام میں تدفین ہوئی۔ اس موقع پر بہت سے رشتہ داروں اور دیگر احباب نے مجھے تعزیت کے خطوط لکھے ہیں۔ ان کے فرداً فرداً جواب دے رہا ہوں مگر بعض خطوط پر پتہ بھی درج نہیں اس لئے میں اس اعلان کے ذریعہ تمام ایسے احباب کا اپنی اور اہل خانہ کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے اس موقع پر تعزیتی خطوط لکھ کر ہمارے صدمہ کو ہلکا کرنے کی کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ آمین!

(انوار احمد کھوکھر۔ پوسٹ بکس ۷۰۲ SEBHA (سبھا) لیبیا)

"ان علوم سے جو قرآن کے خادم ہیں واقف ہونا ضروری ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۲)

مشہور منجن
دانتوں کی مضبوطی اور جلا کے لئے
مشہور دواخانہ گوجرانوالہ

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

انفاق فی سبیل اللہ

حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے فرمایا:

"یہ وعدے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے لیے دیگا میں اس کو چند گنا برکت دونگا۔ دنیا میں ہی اسے بہت کچھ ملے گا اور مرنے کے بعد آخرت کی جزاء بھی دیکھ لے گا کہ کسقدر آرام میسر آتا ہے غرض اس وقت میں اس امر کی طرف تم سب کو توجہ دلاتا ہوں کہ اسلام کی ترقی کے لیے اپنے مالوں کو خرچ کرو۔"

(ملفوظات جلد ہشتم)

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

سترھویں فضل عمر درس القرآن کلاس

۱۰ تا ۲۵ر اگست ربوہ میں منعقد ہوگی

کلاس میں شمولیت کے لیے کم از کم معیار مڈل پاس ہے۔ عمر کی کوئی پابندی نہیں۔ شامل ہونے والے طلباء طالبات کے قیام و طعام کا انتظام مرکز کی طرف سے کیا جاتا ہے۔ یہ کلاس جس میں دو ہفتوں تک قرآن حدیث کا درس دیا جاتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیر نگرانی گذشتہ سترہ برس سے جاری ہے۔ اس کے تین معیار ہیں۔

۱۔ معیار اوّل: جو بی۔ اے یا اس سے اوپر تعلیم رکھنے والوں کے لیے ہے۔
۲۔ معیار دوم: جو میٹرک یا اس سے اوپر مگر بی۔ اے سے کم تعلیم رکھنے والوں کے لیے ہے۔
۳۔ معیار سوم: جو میٹرک سے کم مگر مڈل سے اوپر تعلیم رکھنے والوں کے لیے ہے۔

ہر معیار کے لیے الگ الگ نصاب مقرر ہے جس کی تدریس کے لیے قابل اساتذہ کی خدمات حاصل کی جاتی ہیں۔ کلاس کے اختتام پر ہر معیار کا الگ الگ امتحان ہوتا ہے اور اوّل، دوم اور سوم پوزیشن حاصل کرنے والوں کو انعامات دیئے جاتے ہیں۔

امراء و صدر صاحبان نیز مربیان سلسلہ سے گذارش ہے کہ وہ رمضان المبارک کے ایام میں اور خاص طور پر عید کے موقعہ پر کلاس میں شمولیت کے لیے خاص طور پر تحریک فرماویں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن)

اعلان تبدیلیٔ نام

میری بڑی بیٹی حمامۃ البشریٰ کا نام تبدیل کرکے حمیرا باسط اور چھوٹی بیٹی شمائلہ تنویر کا نام ثمیرا باسط رکھا گیا ہے۔ لہٰذا آئندہ انہیں نئے ناموں سے لکھا اور پکارا جائے۔

تنویر خالدہ اہلیہ مرزا عبدالباسط صاحب
دارالرحمت شرقی الف ربوہ

نظام کاجل
نظر اور آنکھوں کی خوبصورتی کے لئے
دواخانہ حکیم نظام جان
پوسٹ بکس ۲۲۲ - چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
— فون: ۷۳۹۹۷ —

موتیا بند کورس GATARACT COURSE

CATARACT CURE	(4CAPS)	15-00
CATARACT TABS.	(240 TABS)	20-00
CATARACT POWDER	(5)	5-00
CATARACT DROPS	(15ML)	20-00

40 روزہ کورس قیمت -/60 ڈاک خرچ -/5 لٹریچر مفت
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان
لاہور، کراچی۔ ہیڈ آفس گولبازار ربوہ فون 606-607

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴